شہر بن حوشب جرح وتعدیل کی میزان میں

فہرست

تعارف راوی:

مکمل نام: شهر بن حوشب الأشعري الشامي الحمصي و يقال الدمشقي أبو سعيد و يقال أبو عبد الله و يقال أبو عبد الرحمن مولى أسماء بنت يزيد

طبقہ: 3 - درمیانے طبقے کے تابعین میں سے ہیں

وفات: 112 ھ

روی لہ: ان سے بخاری نے الادب المفرد میں، مسلم نے ایک صرف ایک جگہ مقرونا، اور اصحاب سنن وغیرہ نے روایت لی ہے۔

شیوخ: آپ نے کئی صحابہ سے براہ راست روایات لی ہیں جن میں: اسماء بنت یزید، ابو ہریرہ، عائشہ، ابن عباس، عبد اللہ بن عمرو، ام سلمہ، ابو سعید الخدری، ام درداء الکبری، ابو مالک الاشجعی، جابر بن عبد اللہ، جریر بن عبد اللہ، اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص وغیرہ شامل ہیں رضی اللہ عنہ۔ تابعین میں سے انہوں نے ابو ادریس الخولانی، عامر الاشعری، عبد الرحمن بن غنم، ام درداء الصغری، اور ابو ظبیہ الکلاعی وغیرہ سے روایت کی ہے۔

تلامذہ: ان سے عبد الحمید بن بہرام نے ایک نسخہ نقل کیا ہے، اس کے علاوہ ان سے لیث بن ابی سلیم، عبد اللہ بن عبد الرحمن النوفلی، قتادہ، شمر بن عطیہ، ثابت البنانی، ابان بن ابی عیاش، عوام بن حوشب، داؤد بن ابی ہند، عاصم بن ابی النجود الکوفی، اعمش، عوف بن ابی جمیلہ، علی بن زید بن جدعان، اجلح بن عبد اللہ، حبیب بن ابی ثابت، حکم بن عتیبہ، ابو بکر الہذلی، عبد اللہ بن عثمان بن خثیم، عبید اللہ بن زیاد المکی، عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، اور مقاتل بن حیان، اور معاویہ بن قرہ وغیرہ نے روایت لی ہے۔

رتبہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ شہر بن حوشب قابل قدر تابعین، فقہاء، قراء اور صدوق علماء میں سے تھے۔ ان کی روایات کی اہمیت کسی بھی طرح سے کم نہیں ہوتی ہے۔ البتہ وہ اپنے حافظے کی خرابی کے باعث حدیث میں اتنے قوی نہیں تھے، لیکن عمومی اعتبار سے وہ حسن الحدیث سے کم بھی نہیں تھے۔ ان کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جارحین کے اقوال:

1- ایک طویل مشہور قصے میں ہے کہ امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ (م 160 ھ) ایک حدیث کی تحقیق کے سلسلے میں مختلف شہروں سے ہوتے ہوئے بصرہ میں زیاد بن

مخراق کے پاس پہنچے اور ان سے حدیث سنانے کو کہا اور انہوں نے سند میں شہر بن حوشب کا نام لیا تو امام شعبہ نے فرمایا:

" فلما ذكر شهر قلت دمر علي هذا الحديث لو صح لي هذا عن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان أحب إلي من أهلي ومالي والناس أجمعين "

ترجمہ: جب زیاد نے شہر (بن حوشب) کا نام لیا تو میں نے کہا اس حدیث کوپھینک دو، اگر یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہوتی تو یہ میرے لئے میرے اہل وعیال ومال اور ہر انسان سے زیادہ محبوب ہوتی۔

(الکامل لابن عدی: 58/5)

تبصرہ:

اس قول میں شعبہ نے اپنی جرح کا سبب بیان نہیں کیا ہے۔ البتہ ایک دوسری روایت میں امام شعبہ فرماتے ہیں:

" كان شهر بن حوشب رافق رجلا من أهل الشام فسرق عيبته" شہر بن حوشب شام کے ایک شخص کے ساتھ سفر میں رفیق ہوئے تو اس کا تھیلا چرا لیا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر: 233/23، واسنادہ صحیح)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شعبہ کا شہر بن حوشب کو ترک کرنے کا سبب یہ واقعہ ہے۔ اور شعبہ سے اس طرح کی مثالیں کئی پائی جاتی ہیں۔

چنانچہ حافظ مغلطائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **" وأما ترك شعبة له فإنّما هو بسبب خيانته لعباد كما تقدّم مبينًا "** شعبہ نے انہیں صرف عباد کے ساتھ خیانت کی وجہ سے ترک کیا ہے جیسا کہ پیچھے تفصیلا ذکر کیا گیا ہے۔

(شرح ابن ماجہ لمغلطائی: 286/1)

چنانچہ چوری کے الزام سے قطع نظر اس قول میں ان کی حدیث کے متعلق کوئی قادح جرح معلوم نہیں ہوتی ہے۔ جہاں تک چوری کے الزام کا تعلق ہے اس کا جائزہ ہم آخر میں لیں گے ان شاء اللہ۔

اس کے برعکس شعبہ سے واسطے کے زریعے شہر سے روایت کرنا بھی ثابت ہے، چنانچہ امام احمد فرماتے ہیں: **" وروى شعبة عن معاوية بن قرة عنه"**

(سؤالات ابی داود: 536)

2- امام عبد اللہ بن عون البصری (م 151 ھ) سے معاذ بن معاذ العنبری نے شہر کی ایک حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: **" ما تصنع بحديث شهر فإن شُعْبَةَ ترك حديث شهر بن حوشب"**

تم شہر بن حوشب بن حوشب کی حدیث کا کیا کرو گے؟ یقینا اسے شعبہ (بن حجاج) نے ترک کر دیا تھا۔
(الجرح والتعدیل: 383/4، والکامل لابن عدی: 59/5، والضعفاء الکبیر للعقیلی: 191/2)
ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا: " شَهْر بن حَوْشَب قد نزكوه" شہر بن حوشب پر انہوں (محدثین) نے طعن کیا ہے۔
(العلل ومعرفۃ الرجال لاحمد روایۃ ابنہ: 134/3، والکامل لابن عدی: 59/5، والضعفاء الکبیر للعقیلی: 191/2)

تبصره:

اس جرح میں بھی:
اولا کوئی سبب بیان نہیں کیا گیا ہے۔
اور ثانیا اس کا مدار شعبہ کے قول کو ہی بنایا گیا ہے۔
ایک دوسری روایت میں ابو داود ابن عون کی جرح کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: " **قال النضر: «نزكوه أي طعنوا فيه وإنما طعنوا فيه لأنه ولي أمر السلطان»** " یعنی سلطان کی ملازمت کے سبب ان پر طعن کیا گیا، (سنن ترمذی: 58/5)۔
الغرض اس جرح کا حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

3- عمرو بن علی الفلاس فرماتے ہیں: " **وَكَانَ يَحْيى لا يحدث عَن شَهْر بْنِ حَوْشَب وَكَانَ عَبد الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْهُ** " یحیی (بن سعید القطان، م 198 ھ) شہر بن حوشب سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے، اور عبد الرحمن (بن مہدی، م 198 ھ) کر لیا کرتے تھے۔
(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 383/4، والکامل لابن عدی: 85/5)

تبصره:

امام یحیی القطان بھی اپنے شیخ امام شعبہ کی طرح اس معاملے میں کافی حساس ہیں۔
ان کے نزدیک بھی کوئی معمولی سا الزام بھی راوی کی روایت کو ترک کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اور ان کے اس ترک کرنے کا کوئی واضح سبب بیان نا ہونے کی وجہ سے شاید یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کا طرز عمل ان کے شیخ سے متاثر ہے۔
اور اس کے برعکس، ان کے تلمیذ خاص، امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کا اس ترک کے باوجود شہر سے روایت لینا، اس بات کی دلیل ہے کہ یحیی کے ترک کی وجہ ٹھوس بنیادوں پر نہیں ہے۔

امام ابن ابی حاتم یحیی القطان کے متعلق فرماتے ہیں: "**يعني أنه لا يرضي إلا برواية الحفاظ المتقنين**" یحیی صرف اول درجے کے متقن حفاظ سے ہی راضی ہوتے تھے۔
(تقدمہ الجرح والتعديل: ص 233)

4- امام ابن سعد رحمہ اللہ (م 230 ھ) اپنے شیخ محمد بن عمر الواقدی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: " **وكان ضعيفا في الحديث** "

(طبقات ابن سعد: 312/7)

تبصرہ:
واقدی کیا کسی کو ضعیف کہیں گے، وہ خود شہر بن حوشب سے زیادہ ضعیف ہیں۔ لہذا ان کی جرح کی حیثیت ایک ماہر فن کی حیثیت کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے۔

5- عباس بن عبد العظیم العنبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " **قدم علينا صدقة بن الفضل وهو لا يكتب حديث شهر بن حوشب**" صدقہ بن فضل ہمارے پاس تشریف لائے، اور وہ شہر بن حوشب کی حدیث نہیں لکھتے تھے۔
(تاریخ دمشق لابن عساکر: 235/23-236)

تبصرہ:
اس قول میں بھی کوئی وجہ بیان نہیں کی گئی ہے۔ حدیث نا لکھنے کے اسباب بے شمار ہو سکتے ہیں۔ صدقہ یحیی القطان کے شاگرد ہیں، ہو سکتا ہے انہوں نے اپنا یہ عمل اپنے شیخ کی پیروی میں کیا ہو۔ چنانچہ بغیر سبب کے کچھ بھی کہنا ممکن نہیں۔

6- امام محمد بن عبد اللہ بن عمار الموصلی رحمہ اللہ (م 242 ھ) سے شہر کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: " **روى الناس عنه وما أعلم أحدا قال فيه غير شعبة قلت يكون حديثه حجة قال لا**" ان سے لوگوں نے روایت کی ہے، اور میرے علم کے مطابق شعبہ کے علاوہ کسی نے ان پر کلام نہیں کیا ہے، راوی نے پوچھا کیا ان کی حدیث حجت ہے، فرمایا: نہیں۔
(تاریخ دمشق لابن عساکر: 225/23)

تبصرہ:
اس قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب تک کہ جتنے اقوال ہم نے دیکھیں ہیں ان کی بنیاد امام شعبہ کی جرح ہی ہے، انہی کی اصل جرح کو باقی بھی نقل کرتے آئے ہیں، اور اس پر اپنی جرحوں کی بنیاد رکھتے آئے ہیں۔
جہاں تک بات ہے حجت نا ہونے کی، تو یہ بھی امام ابو حاتم کی جرح لیس بحجہ کی طرح ہی معلوم ہوتی ہے، جس سے اعلی درجے کی توثیق کی نفی مراد ہوتی ہے۔ یا پھرابن عمار نے شعبہ کی ہی پیروی میں ایسا کہا اگرچہ وہ اکیلے کلام کرنے والے ہیں۔ اور شعبہ کی جرح کی حقیقت ہم اوپر جان آئے ہیں۔

اس کے علاوہ اس جرح میں بھی حجت نا ہونے کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی ہے۔

7- امام ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی رحمہ اللہ (م 259 ھ) فرماتے ہیں: " **شهر بن حوشب: أحاديثه لا تشبه حديث الناس** " اس کی حدیثیں لوگوں کی حدیثوں کے مشابہ نہیں ہوتیں۔
اور کہا: " **وحديثه دال عليه، فلا ينبغي أن يغتر به وبروايته** " اس کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس سے اور اس کی روایت سے دھوکہ نا کھایا جائے۔
(احوال الرجال للجوزجانی: 1/156-158)

8- امام ابن قتیبہ الدینوری رحمہ اللہ (م 276 ھ) فرماتے ہیں: " **وكان ضعيفا في الحديث**"
(المعارف لابن قتیبہ: 1/448)

9- امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ (م 277 ھ) فرماتے ہیں: " **شهر بن حوشب أحب إلي من أبي هارون العبدي، ومن بشر بن حرب، وليس بدون أبي الزبير، لا يحتج بحديثه** " مجھے شہر بن حوشب ابو ہارون العبدی اور بشر بن حرب سے زیادہ پسند ہے، اور وہ ابو الزبیر سے کم نہیں ہے (لیکن) اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔
(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 4/383)

تبصرہ:
یاد رہے امام ابو حاتم متشددین میں شمار ہوتے ہیں، اور اکثر اس طرح کے الفاظ سے اعلی درجے کی توثیق کی نفی کرتے ہیں۔

10- امام صالح بن محمد جزرۃ رحمہ اللہ (م 293 ھ) فرماتے ہیں: " **شهر بن حوشب شامي قدم العراق على حجاج بن يوسف روى عنه الناس من أهل الكوفة وأهل البصرة وأهل الشام ولم يوقف منه على كذب وكان رجلا يتنسك إلا أنه روى أحاديث يتفرد بها لم يشركه فيها غيره مثل حديث البناني عن شهر بن حوشب عن أم سلمة أن النبي (صلى الله عليه وسلم) قرأ " عمل غير صالح " وأن النبي (صلى الله عليه وسلم) قرأ " يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله يغفر الذنوب جميعا ولا يبالي** "
(تاریخ دمشق لابن عساکر: 23/227، وسیر اعلام النبلاء: 4/375)

تبصرہ:
یہ جرح امام جوزجانی کی جرح جیسی ہے۔ یعنی شہر بن حوشب پر اب تک جو قابل غور جرح ہوئی ہے وہ احادیث میں ان کے تفرد کے سبب ہوئی ہے۔ اور یہاں ان کے تفرد کی دلیل میں صرف دو حدیثیں پیش کی گئی ہیں جبکہ شہر نے کثرت سے روایات

بیان کی ہیں جن میں سے اکثر ثقات کے موافق ہیں، بعض منکرات تو ثقہ حفاظ کی بھی ہوتی ہیں۔

11- امام فی معرفۃ الرجال، امام موسی بن ہارون الحمال البغدادی رحمہ اللہ (م 294 ھ) فرماتے ہیں: " **شهر بن حوشب ضعيف**" شہر بن حوشب ضعیف ہیں۔

(سنن الدارقطنی: 183/1، والسنن الکبری للبیہقی: 108/1)

12- امام ابو عبد الرحمن النسائی رحمہ اللہ (م 303 ھ) فرماتے ہیں: " **شهر بن حوشب ليس بالقوي**"

(الضعفاء والمتروکین للنسائی: 294)

13- امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " **أبرأ إلى الله من عهدة عبد الله بن أبي زياد القداح وشهر بن حوشب**"

(تاریخ دمشق لابن عساکر: 236/23)

اور ان پر قراءت کی گئی جس میں کہا: " **لست تحتج بشهر بن حوشب**"

(ایضا)

14- امام زکریا بن یحیی الساجی رحمہ اللہ (م 307 ھ) فرماتے ہیں: " **فيه ضعف وليس بالحافظ تركه ابن عون وشعبة** " اس میں ضعف پایا جاتا ہے، وہ حافظ نہیں تھا، اسے ابن عون اور شعبہ نے ترک کیا ہے۔

(اکمال تہذیب الکمال: 301/6، وتہذیب التہذیب: 372/4)

15- امام ابن حبان البستی رحمہ اللہ (م 354 ھ) فرماتے ہیں: " **كان ممن يروي عن الثقات المعضلات وعن الأثبات المقلوبات**" وہ ثقہ راویوں سے معضل اور مقلوب روایتیں بیان کرنے والوں میں سے تھے۔

(المجروحین لابن حبان: 361/1 ت 476)

تبصرہ:

امام ابن حبان معروف راویوں کی جرح میں متشدد ہیں۔ اس قسم کے اقوال وتصرفات ابن حبان نے کئی راویوں پر کئے ہیں جن کو دیگر ائمہ نے ثقہ کہا ہے۔ چنانچہ امام ابن الصلاح رحمہ اللہ ابن حبان کے متعلق فرماتے ہیں: " **وَرُبمَا غلط فِي تصرفه الْغَلَط الْفَاحِش على مَا وجدته** "میرے علم کے مطابق ابن حبان بعض اوقات اپنے تصرفات میں بہت فحش غلطیاں کرتے ہیں (طبقات الفقہاء الشافعیہ: 116/1)۔

16- امام ابن عدی الجرجانی رحمہ اللہ (م 365 ھ) شھر بن حوشب کے متعلق ائمہ کے اقوال اور ان کی بعض احادیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

" ولشَهْر بن حَوْشَب هذا غير ما ذكرت من الحديث ويروي عنه عَبد الحميد بن بهرام أحاديث غيرها وعامة ما يرويه هو وغيره من الحديث فيه من الإنكار ما فيه وشهر هذا ليس بالقوي في الحديث، وَهو ممن لا يحتج بحديثه، ولاَ يتدين به."

شھر بن حوشب کی اس کے علاوہ بھی احادیث ہیں، ان سے عبد الحمید بن بہرام نے بھی اس کے علاوہ احادیث روایت کی ہیں، اور عبد الحمید یا ان کے علاوہ لوگوں نے جو ان سے عام روایتیں بیان کی ہیں ان میں نکارت ہے، اور شہر حدیث میں قوی نہیں ہیں، وہ ان میں سے ہیں جن کی حدیث سے حجت نہیں لی جاتی، اور نا ہی ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

(الکامل لابن عدی: 63/5-64)

اور فرمایا: " **وشهر ضعيف جدا**"شہر سخت ضعیف ہیں۔

(الکامل لابن عدی: 8/7)

17- امام ابو احمد الحاکم رحمہ اللہ (م 378 ھ) فرماتے ہیں: " **شهر بن حوشب الأشعرى الشامي.... ليس بالقوي عندهم**"

(الأسامی والکنی: 42/5)

18- امام دارقطنی رحمہ اللہ (م 385 ھ) فرماتے ہیں: " **شهر بن حوشب ليس بالقوي** "

(سنن الدارقطنی: 181/1)

تبصرہ:

لیس بالقوی کا اطلاق اگرچہ بعض اوقات مطلق ضعف پربھی ہوتا ہے، لیکن یہ جرح مبہم وغیر فاسد ہے۔

دوسری جگہ فرمایا: " **يخرج من حديثه ما روى عبد الحميد بن بهرام**" عبد الحمید بن بہرام کے طریق سے ان کی روایت کی تخریج کی جاتی ہے۔

(سؤالات البرقانی: 222)

19- حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (م 456 ھ) فرماتے ہیں: " **عبد الحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب – وكلاهما ساقط**"

(المحلی بالآثار: 183/6)

دوسری جگہ فرمایا: " **فيه ليث بن أبي سليم – وهو ضعيف – عن شهر بن حوشب – وهو مثله أو أسقط منه**"

(ایضا: 241/9)

تبصرہ:

ابن حزم اپنے تشدد میں معروف ہیں۔ ان کی بلا بیان سبب جرح کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " **ومما يُعابُ به ابن حزم:** وقوعه في **الأئمة الكبار بأقبح عبارةٍ، وأشنع رد** " ابن حزم کے عیبوں میں سے ان کا کبار ائمہ پر قبیح عبارات سے کلام کرنا اور رد کرنا ہے (لسان المیزان: 201/4)۔

20- امام ابو بکر البیہقی رحمہ اللہ (م 458 ھ) فرماتے ہیں: " **هو عند أهل العلم بالحديث لا يحتج به**"

(الاسماء والصفات للبیہقی: 976)

21- ابو الفضل محمد بن طاہر المقدسی المعروف بابن القیسرانی رحمہ اللہ (م 507 ھ) فرماتے ہیں: " **وشهر بن حوشب ضعيف**"

(ذخیرۃ الحفاظ: 265/1، 1261/3، 2000/4)

دوسری جگہ فرمایا: " **وشهر متروك الحديث**"

(تذکرۃ الحفاظ: 2154/4، 2515/5)

تبصرہ:

ابن القیسرانی کو متروک الحدیث کہنے میں غلطی ہوئی ہے۔ شہر بن حوشب کو کسی نے بھی متروک نہیں کہا ہے۔

22- امام ابو عبد اللہ الجورقانی رحمہ اللہ (م 543 ھ) فرماتے ہیں: " **وإسماعيل وليث وشهر ثلاثتهم متروكون لضعفهم ولينهم** " اسماعیل (بن عیاش)، لیث (بن ابی سلیم)، اور شہر (بن حوشب) تینوں کو ان کے ضعف اور کمزوری کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے"۔

(الاباطیل والمناکیر: 109/2)

23- حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (م 597 ھ) ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: " **هذا حديث لا يصح فأما شهر فقال ابن عدي: لا يحتج بحديثه**" یہ حدیث صحیح نہیں ہے، (اس کی سند میں) جہاں تک شہر کی بات، تو اس کے متعلق ابن عدی کہتے ہیں کہ اس سے حجت نہیں لی جاتی۔

(العلل المتناہیہ: 254/1)

اور ابن الجوزی نے شہر کو کتاب الضعفاء والمتروکین (1644) میں بھی ذکر کیا ہے۔

24- الحسن بن محمد الصغانی الحنفی رحمہ اللہ (م 650 ھ) فرماتے ہیں: " **أسامي الضعفاء والمتروكين عند أئمة الحديث: شهر بن حوشب...."**

(الموضوعات للصغانی: ص 80)

25- حافظ ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ (م 751 ھ) فرماتے ہیں: "**وشهر بن حوشب ضعفه مشهور**" اور شہر بن حوشب کا ضعیف ہونا مشہور ہے۔

(حاوی الارواح: ص 194)

26- حافظ ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ (م 795 ھ) فرماتے ہیں: " **وممن يضطرب في حديثه أيضا شهر بن حوشب. وهو يروي المتن الواحد بأسانيد متعددة**" اور جو اپنی حدیث میں اضطراب کرتے ہیں ان میں شہر بن حوشب بھی شامل ہیں۔ وہ کئی اسانید سے ایک متن کو روایت کر دیتے ہیں۔

(شرح علل الترمذی: 422/1)

27- ابراہیم بن موسی برہان الدین الابناسی رحمہ اللہ (م 802 ھ) فرماتے ہیں: " **وشهر ضعفه الجمهور**"

(الشذا الفیاح من علوم ابن الصلاح: 114/1)

28- حافظ ابن الملقن رحمہ اللہ (م 804 ھ) ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: " **وفيه شهر بن حوشب، وقد تركوه كما مضى**"

(البدر المنیر: 611/3)

اور فرمایا: " و **«شهر بن حوشب» هذا تركوه – أي: طعنوا فيه**"

(البدر المنیر: 264/7)

تبصرہ:

یہاں پر نزکوہ کو ترکوہ سے بدل دیا گیا ہے۔ ابن الملقن کا دوسرا قول اس کی وضاحت میں کافی ہے۔ یہی غلطی ابن عون کے قول کے بارے میں بھی ہوئی ہے جس کی وضاحت ابن عساکر وغیرہ نے کر دی ہے۔

29- حافظ ابو الفضل العراقی رحمہ اللہ (م 806 ھ) فرماتے ہیں: "**وشهر ضعفه الجمهور**"

(التقیید والایضاح: ص 51)

30- امام شوکانی رحمہ اللہ (م 1250 ھ) فرماتے ہیں: " **في إسناده شهر بن حوشب وفيه ضعف**"

(الدراری المضیہ: 252/2، و الدرر البہیہ: 353/2)

معدلین کے اقوال:

1- امام یحیی بن معین رحمہ اللہ (م 233 ھ) فرماتے ہیں: " **شهر بن حوشب ثقة ليس به بأس** "
(من کلام ابی زکریا روایۃ ابن طهمان: 102)

اور فرمایا: " **وهو ثقة**"

(تاریخ ابن معین روایۃ الدوری: 4031)

اور فرمایا: " **شهر بن حوشب ثبت**"

(ایضا: 5159)

2- امام علی بن عبد اللہ المدینی رحمہ اللہ (م 234 ھ) سے پوچھا گیا: " **ترضى حديث شهر بن حوشب فقال أنا أحدث عنه قال وكان عبد الرحمن بن مهدي يحدث عنه قال وأنا لا أدع حديث الرجل إلا أن يجتمعا عليه يحيى وعبد الرحمن** " کیا آپ شہر کی حدیث کو پسند کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں اس کی احادیث لیتا ہوں، اور کہا: عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ (م 198 ھ) ان سے حدیث لیتے تھے، اور کہا: میں کسی شخص کی حدیث نہیں چھوڑتا الا یہ کہ یحیی (بن سعید القطان) اور عبد الرحمن (بن مہدی) دونوں اس کی حدیث کے ترک میں جمع ہو جائیں۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر: 225/23)

3- امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (م 241 ھ) نے فرمایا:" **لا بأس به** "

(سؤالات ابی داود: 536)

اور فرمایا: " **ما أحسن حديثه، ووثقه، وهو شامي من أهل حمص، وأظنه، قال: هو كندى، روى عن: أسماء بنت يزيد أحاديث حسانا** " ان کی حدیث بہترین ہوتی ہے، (حرب بن اسماعیل نے کہا)اور انہوں نے ان کی توثیق کی، اور وہ اہل حمص میں سےشامی تھے۔ انہوں نے اسماء بنت یزید (رضی اللہ عنہا) سے حسن احادیث روایت کی ہیں۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 383/4)

اور کہا: " **لا بأس بحديث عبد الحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب** " عبد الحمید بن بہرام کے طریق سے شہر بن حوشب کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(سنن ترمذی: 58/5)

دوسری جگہ فرمایا: " **عبد الحميد بن بهرام، حديثه عن شهر مقارب، كان يحفظها كأنه سورة من القرآن، وهي سبعون حديثاً طوال** " عبد الحمید بن بہرام کی شہر سے حدیث مقارب (حسن)

ہے، وہ ان کی حدیث کو ایسے یاد رکھتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت ہو، اور وہ ستر لمبی حدیثیں ہیں۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 9/6)

4- امام ابن شاہین رحمہ اللہ امام احمد بن صالح المصری رحمہ اللہ (م 248) سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: " **وقال أحمد بن صالح عبد الحميد بن بهرام ثقة يعجبني حديثه حديث صحيح أحاديثه عن شهر بن حوشب صحيحة**" احمد بن صالح رحمہ اللہ نے فرمایا: عبد الحمید بن بہرام ثقہ ہیں، ان کی حدیث عجب صحیح ہوتی ہے۔ شہر بن حوشب سے ان کی احادیث صحیح ہیں۔

(تاریخ اسماء الثقات: ص 160 ت 913)

5- امام ترمذی، امام بخاری رحمہ اللہ (م 256 ھ) سے نقل فرماتے ہیں: " «**شهر حسن الحديث وقوى أمره**» **وقال**: «**إنما تكلم فيه ابن عون**» " شہر حسن الحدیث ہیں، (ترمذی فرماتے ہیں) اور انہوں نے ان کے معاملے کو قوی کیا ہے۔ اور کہا کہ ان پر صرف ابن عون نے کلام کیا ہے۔

(سنن ترمذی: 58/5)

اور فرمایا: " **وسألت محمد بن إسماعيل، عن شهر بن حوشب فوثقه وقال: إنما يتكلم فيه ابن عون، ثم روى ابن عون، عن هلال بن أبي زينب، عن شهر بن حوشب،: هذا حديث حسن صحيح**" میں نے محمد بن اسماعیل (البخاری) سے شہر بن حوشب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کی توثیق کی اور کہا کہ صرف ابن عون نے ان پر کلام کیا ہے، اور اس کے بعد ابن عون نے ان سے ہلال بن ابی زینب کے واسطے سے روایت کی۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(سنن ترمذی: 434/4)

اور اس کے علاوہ کئی مقامات پر ترمذی نے شہر کی حدیث کی تحسین وتصحیح کی ہے۔

6- امام احمد بن عبد اللہ بن صالح العجلی رحمہ اللہ (م 261 ھ) فرماتے ہیں: " **تابعي، ثقة**"

(الثقات للعجلی: ص 223)

7- امام یعقوب بن شیبہ البصری رحمہ اللہ (م 262 ھ) فرماتے ہیں: " **وشهر بن حوشب ثقة على أن بعضهم قد طعن في شهر**" شہر بن حوشب ثقہ ہیں، باوجود اس کے کہ بعض لوگوں نے ان پر طعن کیا ہے۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر: 227/23)

8- امام ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ (م 264 ھ) فرماتے ہیں: " **لا بأس به** "

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 383/4)

9- امام یعقوب بن سفیان الفسوی رحمہ اللہ (م 277 ھ) فرماتے ہیں: " **وشهر ابن حوشب وإن قال ابن عون أن شهرا قد تركوه فهو ثقة**" اور شہر بن حوشب اگرچہ (عبد اللہ) بن عون نے ان پر جرح کی ہے، پھر بھی وہ ثقہ ہیں۔

(المعرفۃ والتاریخ: 426/2)

10- امام ابن شاہین رحمہ اللہ (م 385 ھ) نے امام یحیی بن معین کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے شہر بن حوشب کو تاریخ اسماء الثقات میں ذکر کیا ہے۔

(ص 111 رقم 536)

11- المؤمل بن احمد الشیبانی رحمہ اللہ (م 391 ھ) نے شہر کی ایک حدیث کے بارے میں کہا: "**هذا حديث عال حسن الإسناد**" یہ حدیث اعلی درجے کی حسن سند سے ہے۔

(فوائد المؤمل: 46)

12- امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ (م 463 ھ) شہر کی ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں: " **وقد روي لنا حديث حسن الإسناد عن أم الدرداء.... وهذا حديث متصل الإسناد صالح الرجال**" ہمارے لئے ایک حسن اسناد کے ساتھ ام درداء سے حدیث روایت کی گئی---- اور اس حدیث کی سند متصل اور اس کے رجال صالح (للاحتجاج) ہیں۔

(موضح اوہام الجمع والتفریق: 360/1)

13- امام ضیاء المقدسی نے الاحادیث المختارہ میں ان سے عبد الحمید بن بہرام کے طریق سے روایات لی ہیں۔

14- امام نووی رحمہ اللہ (م 676 ھ) فرماتے ہیں: " **أن شهرا ليس متروكا بل وثقه كثيرون من كبار أئمة السلف أو أكثرهم** " شہر متروک نہیں ہیں بلکہ بہت سے یا اکثر ائمہ سلف نے ان کی توثیق کی ہے۔

(شرح النووی علی مسلم: 93/1)

15- امام ذہبی رحمہ اللہ (م 748 ھ) فرماتے ہیں: " **كان من كبار علماء التابعين.... قلت: الرجل غير مدفوع عن صدق وعلم والاحتجاج به مترجح**" وہ کبار علماء تابعین میں سے تھے---- میں کہتا ہوں: ان کے علم وصدق میں کوئی شک نہیں جبکہ ان سے احتجاج میں اختلاف ہے۔

(سیر اعلام النبلاء: 378/4)

دوسری جگہ میزان الاعتدال میں امام ذہبی نے شہر بن حوشب کے ترجمہ کے ساتھ [صح] کی علامت لکھی اور کہا: "**قد ذهب إلي الإحتجاج به جماعة**" ان سے ایک جماعت نے حجت پکڑی ہے۔

(میزان الاعتدال: 284/2)

جس راوی کے ساتھ امام ذہبی صح کی علامت لکھتے ہیں اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک اس راوی کی توثیق راجح ہے۔

دوسری جگہ انہوں نے فرمایا: "**كان عالم كثير الرواية حسن الحديث**" وہ کثرت سے روایت کرنے والے عالم اور حسن الحدیث تھے۔

(العبر فی خبر من غبر: 90/1)

نیز انہوں نے شہر کو اپنے رسالے**من تكلم فيه وهو موثق** (161) میں بھی ذکر کیا ہے۔

ایک دوسری جگہ فرمایا: " **مختلف فيه، وحديثه حسن** " وہ مختلف فیہ ہیں اور ان کی حدیث حسن ہے۔

(دیوان الضعفاء: 1903)

16- حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (م 774 ھ) شہر کی حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: " **هذا اسناد حسن**"

(مسند الفاروق لابن کثیر: 228/1)

17- عبد اللہ بن اسعد الیافعی رحمہ اللہ (م 768 ھ) فرماتے ہیں: " **وكان كثير الرواية حسن الحديث**"

(مرآۃ الجنان: 165/1)

18- حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (م 852 ھ) فرماتے ہیں: " **صدوق كثير الإرسال والأوهام** " وہ صدوق تھے اور کثرت سے ارسال اور وہم کرنے والے تھے۔

(تقریب التہذیب: 2830)

دوسری جگہ فرمایا: " **وشهر حسن الحديث وإن كان فيه بعض الضعف** " شہر حسن الحدیث ہیں اگرچہ ان میں تھوڑا ضعف بھی ہے۔

(فتح الباری: 65/3)

تبصرہ:

بعض اوقات کثیر الوہم راوی بھی حسن الحدیث ہو سکتے ہیں اگر ان کا وہم فاحش نا ہو یا بہت معمولی سی غلطیاں کرتے ہوں۔ شہر بن حوشب کے بارے میں یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی غلطیاں احادیث کے بعض الفاظ یا معمولی اضطراب کی وجہ سے ہیں۔

چنانچہ ابن حجر کے دوسرے قول میں اس قول کی وضاحت مل جاتی ہے۔ مزید یہ کہ فتح الباری تقریب کے بعد لکھی گئی تھی، یہ بھی ممکن ہے کہ ابن حجر نے اپنی پہلی رائے سے رجوع کر لیا ہو۔

19- حافظ ابن العماد الحنبلی رحمہ اللہ (م 1089 ھ) فرماتے ہیں: " **كان كثير الرواية، حسن الحديث، وقرأ القرآن على ابن عبّاس، وكان عالما كبيرا**"وہ کثرت سے روایت کرنے والے، حسن الحدیث تھے۔انہوں نے ابن عباس سے قرآن پڑھا اور وہ کبیر عالم تھے۔
(شذرات الذہب: 404/1)

20- حافظ ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ (م 628 ھ) فرماتے ہیں: " **ولم أسمع لمضعفيه حجة**" میں نے ان کو ضعیف کہنے والوں کی کوئی دلیل نہیں سنی۔
(بیان الوہم والایہام: 321/3)

21- علامہ مغلطائی الحنفی رحمہ اللہ (م 762 ھ) شہر کی ایک روایت کے تحت فرماتے ہیں: " **هذا حديث إسناده جيّد، ولولا الاختلاف في حال رواته لقيل فيه صحيحا، لما عضده من الشواهد والمتابعات، ولأنه لم يتكلم فيها بقادح يُرّد به حديثهما**"
(شرح ابن ماجہ للمغلطائی: 282/1)

غیر ثابت وغلط استدلال پر مبنی اقوال

1- امام مسلم نے شہر بن حوشب سے متابعت میں روایت لی ہے، اور یہ راوی کی منفرد روایت پر اس کی توثیق شمار نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام مسلم کے نزدیک شہر کی حدیث قابل استشہاد ہے۔ اس کے برعکس امام مسلم نے اپنی صحیح کے مقدمے میں شہر پر جرح کی روایت کی ہے۔

2- امام ابو عوانہ نے اپنی مستخرج میں شہر بن حوشب سے کوئی حدیث حجتا نہیں لی بلکہ سب متابعات میں ہیں، چنانچہ انہیں موثقین میں شمار کرنا مشکل ہے۔

3- بعض کے قول کے برعکس ابن خزیمہ نے شہر بن حوشب سے اپنی صحیح میں کوئی روایت نہیں لی ، سوائے شہر کے اپنے ذاتی قول کے وہ بھی روایت الباب میں موجود ایک لفظ کی تشریح میں۔ کسی بھی لحاظ سے یہ روایت میں شمار نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس امام ابن خزیمہ سے شہر پر جرح ثابت ہے، جیسا کہ اوپر پیش کیا گیا۔

4- بعض کے قول کے برعکس امام منذری نے شہر بن حوشب کی حدیث کو حسن نہیں کہا ہے بلکہ انہوں نے صرف امام ترمذی کی تحسین کو نقل کیا ہے، جبکہ اس کے برعکس انہوں نے کئی مقامات پر اسانید پر شہر کی موجودگی کے سبب کلام کیا ہے، مثلا، ایک جگہ فرماتے ہیں:

"رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِيه شهر بن حَوْشَب"
"اسے طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس میں شہر بن حوشب موجود ہے"

(الترغیب والترہیب: 74/1 ح 216)

نوٹ: "فیہ فلان"، اسناد میں ضعف یا کلام کی طرف اشارے کے لئے بولا جاتا ہے۔

ایک دوسری جگہ منذی فرماتے ہیں:

"رَوَاهُ أَحْمد وَغَيره من طَرِيق عبد الحميد بن بهْرَام عَن شهر بن حَوْشَب وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ لغير هَذَا الْمَتْن وَهُوَ إِسْنَاد حسن فِي المتابعات لَا بَأْس بِهِ"
"--- یہ اسناد متابعات میں حسن ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں"

(الترغیب: 94/1 ح 295)

شہر کی روایت کا متابعات میں حسن ہونے کا مطلب ہے کہ ان کے نزدیک اپنے آپ میں یہ حسن لذاتہ نہیں ہے بلکہ حسن لغیرہ ہے۔

شہر بن حوشب پر چوری کا الزام

1- امام شعبہ فرماتے ہیں:

" كان شهر بن حوشب رافق رجلا من أهل الشام فسرق عيبته" شہر بن حوشب شام کے ایک شخص کے ساتھ سفر میں رفیق ہوئے تو اس کا تھیلا چرا لیا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر: 233/23، واسنادہ صحیح)

یہاں شعبہ کی مراد عباد بن منصور ہے، جو اگرچہ بصری ہیں، لیکن غالبا کسی راوی کو یا شعبہ کو خود یہاں غلط فہمی لگی ہے، کیونکہ عباد بن منصور کی صراحت کے ساتھ یہ قصہ نقل کیا جاتا ہے۔

چنانچہ ابن عدی روایت کرتے ہیں: **" حدثنا محمد بن سليمان، حدثنا بندار، حدثنا يحيى القطان عن عباد بن منصور قال حججت مع شهر بن حوشب فسرق عيبتي في الطريق"** عباد بن منصور نے کہا: میں نے شہر بن حوشب کے ساتھ حج کا سفر کیا، اور اس نے راستے میں میرا تھیلا چُرا لیا۔

(الکامل لابن عدی: 59/5)

اور اسی حکایت کے ساتھ ابن حبان نے بھی ان پر کلام کیا ہے، دیکھیں المجروحین لابن حبان (361/1)

لیکن محدثین کرام نے اس الزام کو قبول نہیں کیا ہے، چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" وقول أبي حاتم بن حيان أنه سرق من رفيقه في الحج عيبة غير مقبول عند المحققين بل أنكروه والله أعلم" ابو حاتم بن حبان کا یہ کہنا کہ انہوں نے حج کے سفر میں اپنے ساتھی کا تھیلا چُرایا، محققین کے نزدیک غیر مقبول ہے بلکہ انہوں نے اس کا انکار کیا ہے، واللہ اعلم۔

(شرح النووی علی مسلم: 93/1)

اس کے مردود ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

- شہر عباد سے زیادہ ثقہ ہیں اور یہ روایت اگر درست ہے تو بھی ہمارے لئے ممکن نہیں کہ اس کی بنیاد پر کوئی حکم لگائیں کیونکہ اس میں احتمال موجود ہے کہ ہو سکتا ہے شہر کے پاس کوئی مقبول عذر ہو۔
- انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ محض الزام لگانے والے کے قول پر ہم کسی کو مجرم نا ٹھہرائیں، اور یہ بات بالکل عام اور واضح ہے۔
- چوری اور ڈاکے میں فرق یہ ہے کہ چوری ایک خفیہ عمل ہے، جس میں لوٹے جانے والے کے علم کے بغیر کاروائی کی جاتی ہے یا اس طرح کہ اس کو دھوکہ ہو جائے، جبکہ ڈاکہ کھلے عام مال لوٹنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ تمام چوری کے الزام عموما وطبعا شک یا دھوکہ کھانے کے نتیجے پر لگتے ہیں، اور ان میں پوری طرح یقین سے کوئی بات کہنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ لہذا عباد کا قول بھی انہی شکوک وشبہات کے دائرے میں ہے۔
- اگر عباد کو اتنا ہی پکا یقین ہوتا کہ شہر نے ہی ان کا تھیلا چرایا ہے اور اس میں کسی شک کی کوئی گنجائش نا ہوتی تو وہ خود شہر سے جا کر اس بارے میں آمنا سامنا کر سکتے تھے۔ جبکہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہے، جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کا الزام ان کے شک سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔
- اس قصے کی مکمل کہانی ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے، اور ہمارے سامنے اس کا صرف ایک ہی پہلو ہے، ممکن ہے کہ عباد اور شہر کے درمیان کسی خاص تفصیل، یا خاص پہلو کو لے کر غلط فہمی ہو گئی ہو جس سے ان میں تلخی آ گئی اور عباد نے جانبداری میں ان پر چوری کا الزام لگا دیا۔ اپنے ذاتی تجربے سے ایک بات کہوں تو ایک دفعہ میری ایک چیز کھو گئی اور بہت تلاش کرنے پر نا ملی، لیکن اپنے کسی ساتھی کے پاس میں نے وہی چیز دیکھی تو مجھے شک ہوا کہ شاید اس نے یہ چیز

میری اجازت کے بغیر لے لی ہے، اور دل میں عجیب سے خیال آئے، لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہ میری نہیں تھی بلکہ اسی سے ملتی جلتی چیز تھی جو اس شخص کی اپنی تھی۔ اس طرح کے واقعات اکثر ہوتے ہیں اور ہوئے ہیں، میں اپنے ذاتی تجربوں پر ہی ایک دو صفحے کالے کر سکتا ہوں۔ لہذا اسی لئے محدثین نے ان جیسے الزامات پر کوئی توجہ نہیں دی ہے۔

- چنانچہ ان مبہم غیر محقق اور ایک طرفہ الزامات کی بنیاد پر کسی عام مسلمان پر بھی کوئی حکم لگانا مشکل ہے تو شہر بن حوشب جیسے عالم، عبادت گزار، قاری، محدث، اور کبیر تابعی جس نے ابن عباس سے قرآن سیکھا، ابو ہریرہ، ام سلمہ اور اسماء رضی اللہ عنہم وغیرہ سے حدیث سیکھی، اور سعید بن المسیب وجعفر الصادق جیسے لوگوں کی صحبت پائی، ان پر یہ الزام لگانا تو بہت دور کی بات ہے۔

2- ابن عدی روایت کرتے ہیں: " **أظن عبدان الأهوازي أو غيره، حدثنا عن بندار عن معاذ بن معاذ، عن ابن عون قال يسرق شهر عيبتي في طريق مكة**" مجھے لگتا ہے کہ عبدان الاھوازی یا کسی اور نے بندار سے نقل کیا، انہوں نے معاذ بن معاذ سے نقل کیا، انہوں نے ابن عون سے نقل کیا، کہ شہر نے مکہ کے راستے میں میرا تھیلا چرایا۔
(الکامل لابن عدی: 59/5)

اولا: اس روایت میں ابن عدی کے شیخ کا تعین غیر معلوم ہے۔
ثانیا: یہ روایت اصلا عباد بن منصور کے قصے کے طور پر مروی ہے، جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔ چنانچہ اس کا انتساب ابن عون کی طرف غلط ہے۔

3- امام محمد بن جریر الطبری نقل کرتے ہیں: " **قال علي بْن مُحَمَّد: قال أبو بَكْر الباهلي: كَانَ شهر بْن حوشب على خزائن يزيد بْن المهلب، فرفعوا عليه أنه أخذ خريطة، فسأله يزيد عنها، فأتاه بها، فدعا يزيد الذي رفع عليه فشتمه، وَقَال لشهر: هي لك. قال: لا حاجة لي فيها. فقال القطامي الكلبي، ويُقال: سنان بن مكبل النميري:**

لقد باع شهر دينه بخريطة ... فمن يأمن القراء بعدك يا شهر

أخذت به شيئا طفيفا وبعته ... من ابن جونبوذ ان هذا هو الغدر"

ابو بکر الباہلی الہذلی نے کہا: شہر بن حوشب یزید بن مہلب کے خزانچی تھے۔ کسی نے الزام لگایا کہ انہوں نے (سرکاری مال میں سے) ایک تھیلا اٹھا لیا، تو یزید نے ان سے اس بارے میں پوچھا، تو شہر نے وہ تھیلا انہیں لا کر دکھا دیا، تو یزید نے اس

شخص کو بلایا جس نے ان پر الزام لگایا اور اس کو برا بھلا کہا، اور شہر سے کہا: یہ آپ رکھ لیں، شہر نے کہا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ اس پر کسی قطامی (نامی) شاعر نے مذکورہ شعر کہا۔

(تاریخ طبری: 538/6-539، وتاریخ دمشق لابن عساکر: 231/23)

اس روایت کے مردود ہونے کی کئی وجوہات ہیں:

- ابو بکر الہذلی ضعیف ومتروک ہے۔
- الزام لگانے والے کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔
- اس میں وہی شکوک وشبہات لازم آتے ہیں جو اوپرپہلے قول کے تحت ذکر کئے گئے ہیں۔
- یزید بن مہلب کا الزام لگانے کو برا بھلا کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اس الزام کو غلط سمجھتا تھا۔

4- امام ابن عدی فرماتے ہیں: " **حدثنا محمد بن عمرو بن العلاء، حدثنا عمرو بن علي، حدثنا يحيى بن أبي بكير، حدثني أبي، قال: كان شهر بن حوشب على بيت المال فأخذ منها دراهم فقال القائل.**

لقد باع شهر دينه بخريطة فمن يأمن القراء بعدك يا شهر "

"یحیی بن ابی بکیر اپنے والد سے روایت کرتا ہے: شہر بن حوشب بیت المال پر فائز تھے، اور اس میں سے کچھ دراہم لے لئے،جس پر شاعر نے یہ شعر کہا۔۔۔"

(الکامل لابن عدی: 59/5، والمعرفہ والتاریخ: 98/2)

اس روایت کے بارے میں امام ذہبی نے فرمایا:

"**إسنادها منقطع، ولعلها وقعت، وتاب منها أو أخذها متأولا أن له في بيت مال المسلمين حقا، نسأل الله الصفح**"

"اس کی اسناد منقطع ہے، ہو سکتا ہے یہ واقعہ ہوا ہو، لیکن شہر نے اس سے توبہ کر لی ہو، یا پھر شہر کے پاس کوئی تاویل ہو گی جس سے انہیں لگا کہ بیت المال میں ان کا حق ہے، ہم اللہ سے معافی طلب کرتے ہیں"

(سیر اعلام النبلاء: 375/4)

اس کے علاوہ عرض ہے کہ اس روایت میں یحیی بن ابی بکیر کے والد ابو بکیر نا معلوم ہیں۔

مزید یہ کہ یہ واقعہ ابو بکر الہذلی کی روایت والا ہی ہے، اور اس کا جواب اوپر بیان ہو چکا ہے۔

چنانچہ علماء امت پر ان جیسی ساقط الاعتبار روایات ومبہم الزامات کی بنیاد پر کوئی طعن کرنا جائز نہیں ہے۔

حافظ ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" ولم أسمع لمضعفيه حجة، وما ذكروه – من تزييه بزي الأجناد، وسماعه الغناء بالآلات، وقذفه بأخذ خريطة مما استحفظ من المغنم –؛ كله إما لا يصح، وإما خارج على مخرج لا يضره.

أما أخذه للخريطة فكذب عليه، وتقول الشاعر – أراد عيبه – فقال: (لقد باع شهر دينه بخريطة % فمن يأمن القراء بعدك يا شهر) والقصة قد ذكرها الطبري.

ومختصر ما ذكر، هو أنه كان في غزاة قد أمن على الفيء أو الغنائم، ففقدت مما اؤتمن عليه خريطة، قيل: إنها سرقت له "

میں نے شہر کے مضعفین کی کوئی دلیل نہیں سنی، اور جو ان پر الزامات ذکر کیے جاتے ہیں جیسے ان کا ایک تھیلا چرانا وغیرہ، یہ سب یا تو غیر صحیح ہے، یا اپنے مخرج سے خارج ہے اور ان کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہے۔ جہاں تک سوال ہے ان کا تھیلا اٹھانے کا تو یہ ان پر جھوٹا الزام ہے۔۔ مختصر قصہ یہ ہے کہ بعض غزوات میں انہیں مال فیٔ یا مال غنیمت کی ذمہ داری سونپی گئی، ان کی رکھوالی میں کوئی تھیلا اِدھر اُدھر ہوگیا تو ان پر الزام لگا دیا گیا کہ انہوں نے چرایا ہے۔

(بیان الوہم الایہام: 3/321-322)

عبد الحمید بن بہرام عن شہر بن حوشب

شہر بن حوشب کی روایت کو عبد الحمید بن بہرام کے طریق سے خاص طور پر احسن واقوی کہا گیا ہے۔ وہ اس لئے کہ عبد الحمید شہر سے کتاب کے زریعے روایت کرتے تھے۔ بعض لوگوں کا اس سے یہ مراد لینا کہ عبد الحمید جب شہر سے روایت کریں تو شہر کی روایت صحیح ہو جاتی ہے بالکل غلط ہے۔ کیونکہ یہاں مراد صرف یہ ہے کہ عبد الحمید شہر کے باقی تلامذہ کی نسبت ان کی حدیث کو سب سے زیادہ یاد رکھتے تھے، لیکن شہر کی حدیث میں ان کے اپنے حافظے کی وجہ سے جو کلام ہے وہ اپنی جگہ پر ہی رہتا ہے۔ عبد الحمید بن بہرام شہر کی روایت میں اثبت الناس ہیں اس پر اقوال درج ذیل ہیں:

1- امام احمد نے فرمایا: **" لا بأس بحديث عبد الحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب "** عبد الحمید بن بہرام کے طریق سے شہر بن حوشب کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(سنن ترمذی: 5/58)

دوسری جگہ فرمایا: " **عبد الحمید بن بهرام، حديثه عن شهر مقارب، کان يحفظها كأنه سورة من القرآن، وهي سبعون حديثاً طوال** " عبد الحمید بن بہرام کی شہر سے حدیث مقارب (حسن) ہے، وہ ان کی حدیث کو ایسے یاد رکھتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت ہو، اور وہ ستر لمبی حدیثیں ہیں۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 9/6)

2- امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " **من أراد حديث شهر فعليه بعبد الحميد بن بهرام**" جو شہر (بن حوشب) کی حدیث کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ عبد الحمید بن بہرام کو لازم پکڑے۔

(الجرح والتعدیل: 9/6، والتاریخ الکبیر للبخاری: 54/6)

3- امام علی بن المدینی رحمہ اللہ عبد الحمید کے متعلق فرماتے ہیں: " **كان عندنا ثقة انما كان يروي عن شهر بن حوشب من كتاب كان عنده**" وہ ہمارے نزدیک ثقہ ہے اور وہ شہر بن حوشب سے کتاب کے زریعے روایت کرتا تھا۔

(سؤالات ابن ابی شیبہ لابن المدینی: 55)

4- امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " **هو في شهر بن حوشب مثل الليث بن سعد في سعيد المقبري، قلت: ما تقول فيه؟ فقال: ليس به بأس، أحاديثه عن شهر صحاح لا أعلم روى عن شهر بن حوشب، أحاديث أحسن منها ولا أكثر منها، أملى عليه في سواد الكوفة، قلت: يحتج به؟ قال: لا، ولا بحديث شهر بن حوشب، ولكن يكتب حديثه**" عبد الحمید شہر کی روایت میں ایسے ہے جیسے لیث بن سعد سعید المقبری کی روایت میں (یعنی اثبت الناس)۔ (ابن ابی حاتم نے پوچھا): آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو ابو حاتم نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کی شہر سے احادیث صحیح ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ شہر سے اس کے علاوہ کسی نے اس سے بہتر اور اکثر روایتیں بیان کی ہوں۔ وہ (یعنی شہر بن حوشب) عبد الحمید کو کوفہ کے سواد میں (احادیث کی) املاء کروایا کرتے تھے۔ (ابن ابی حاتم کہتے ہیں) میں نے پوچھا: کیا اس سے حجت لی جاتی ہے؟ فرمایا: نہیں اور نہ شہر بن حوشب کی حدیث سے حجت لی جاتی ہے، لیکن ان کی حدیث کو لکھا جاتا ہے۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 9/6)

نوٹ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد الحمید کی شہر بن حوشب سے روایات صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عبد الحمید اپنی طرف سے جو روایت کرتے وہ محفوظ ہوتی تھی، البتہ شہر کے حافظے کی وجہ سے اس میں جو خرابی آئے اس کا ذمہ عبد الحمید پر نہیں ہو گا۔ باقی ائمہ کے کلام کا بھی یہی مطلب ہے۔ الغرض اس میں صحت حدیث

عبد الحمید کی طرف منسوب ہے، اس سےشہر کی روایت میں جو کلام ہے پر کوئی اثر نہیں آتا۔

5- امام ابن شاہین رحمہ اللہ امام احمد بن صالح المصری رحمہ اللہ (م 248) سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: " **وقال أحمد بن صالح عبد الحميد بن بهرام ثقة يعجبني حديثه حديث صحيح أحاديثه عن شهر بن حوشب صحيحة**" احمد بن صالح رحمہ اللہ نے فرمایا: عبد الحمید بن بہرام ثقہ ہیں، ان کی حدیث عجب صحیح ہوتی ہے۔ شہر بن حوشب سے ان کی احادیث صحیح ہیں۔

(تاریخ اسماء الثقات: ص 160 ت 913)

6- امام دارقطنی فرماتے ہیں: " **شهر بن حوشب يخرج من حديثه ما روى عبد الحميد بن بهرام**" شہر بن حوشب سے جو حدیث عبد الحمید بن بہرام روایت کریں اس کی تخریج کی جاتی ہے۔

(سؤالات البرقانی: ص 36 رقم 222)

7- حافظ ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " **مختلف في أمره، لكن رواية عبد الحميد بن بهرام عنه أصح من رواية غيره من أصحابه**" شہر بن حوشب کا معاملہ مختلف فیہ ہے، لیکن عبد الحمید بن بہرام کی ان سے روایت ان کے باقی اصحاب کی نسبت زیادہ صحیح ہوتی ہے۔

(شرح علل الترمذی: 873/2)

8- امام ضیاء المقدسی نے المختارہ میں شہر بن حوشب کی صرف وہی روایات بیان کی ہیں جو عبد الحمید بن بہرام کے طریق سے ہیں۔

شہر بن حوشب کی بعض روایات کا جائزہ

کسی بھی راوی پر حکم عموما اس کی روایات کے تتبع وجائزے کے بدولت لگتا ہے،چنانچہ ذیل میں ہم شہر بن حوشب کی ان احادیث پر تبصرہ کریں جنہیں ابن عدی نے ان کے ترجمے میں ذکر کیا ہے، اس سے ہمیں اندازہ ہو گا کہ شہر بن حوشب کی حدیث کس طرح کی ہے، اور کس طرف کے ناقدین کے احکام میں زیادہ وزن ہے۔

1– حدثنا محمد بن جعفر بن رزين، حدثنا إبراهيم بن العلاء الزبيدي، حدثنا إسماعيل بن عياش، حدثنا ابن أبي حسين عن شهر عن معاذ بن جبل، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الجنة لا إله إلا الله

(الكامل: **60/5**)

تخريج الحديث:

أخرجه أحمد (٢٢١٠٢)، والبزار (٢٦٦٠)، والطبراني في الدعاء (١٤٧٩)، وابو نعيم في صفة الجنة (١٨٩) كلهم من طريق إسماعيل بن عياش عن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي حسين، عن شهر بن حوشب، عن معاذ بن جبل

درجہ حدیث:

اس میں دو علتیں پائی جاتی ہیں:

اول: اس روایت میں اسماعیل بن عیاش موجود ہیں جو کہ غیر شامیوں سے روایت میں ضعیف ہیں اور یہ روایت ان کی ایک غیر شامی سے ہے۔

دوسری: شہر بن حوشب کی روایت معاذ بن جبل سے منقطع ہے۔

چنانچہ شہر پر اس میں کوئی الزام نہیں۔ البتہ اس معنی کی حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے مروی ہے۔

2- حدثنا أبو خليفة، حدثنا أبو الوليد الطيالسي، حدثنا عبد الحميد بن بهرام، حدثنا شهر قال حدثتني أسماء بنت يزيد قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم توفي ودرعه مرهونة عند رجل من اليهود بوسق من شعير

(الكامل: ٦١/٥)

تخريج الحديث:

أخرجه أحمد (٢٧٥٦٥، ٢٧٥٦٦، ٢٧٥٨٧ وسق)، وابن أبي شيبة (٢٠٠٢١)، وابن ماجة (٢٤٣٨)، والطبراني في الكبير (١٧٦/٢٤ ح ٤٤٤ وسق، ١٨٢/٢٤ ح ٤٦٠ وسق)، وأبو الشيخ الأصبهاني في أخلاق النبي (١٣٨/٤ ح ٨٢٩) كلهم من طريق عبد الحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد به.

نوٹ: جس حوالے کے ساتھ "وسق" لکھا گیا ہے وہاں یہ لفظ موجود ہے اور جہاں نہیں لکھا گیا وہاں یہ روایت اس کے بغیر مذکور ہے۔

درجہ حدیث:

یہ حدیث "وسق" کے ذکر کے بغیر بالکل صحیح ہے، اور صحیحین وسنن اربعہ وغیرہ میں اس کے عائشہ وابن عباس رضی اللہ عنہم کی حدیث سے شواہد موجود ہیں۔

البتہ دیگر روایات میں وسق کی جگہ پر "ثلاثين صاعا" کی تعداد ذکر کی گئی ہے، جو کہ وسق کا نصف ہے۔ اور وسق ساٹھ صاع کو کہتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، خود شہر کی بعض روایات میں وسق کا ذکر نہیں ہے۔ یہ غالبا شہر بن حوشب کی غلطیوں میں سے ہے۔

3- حدثنا أبو العلاء الكوفي، حدثنا علي بن المديني، حدثنا مسلم بن إبراهيم، حدثنا عصمة بن سالم عن الأشعث الحداني عن شهر بن حوشب، عن أبي ريحانة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الحمى كير من جهنم فأبردوها بالماء.

(الكامل: ٦١/٥)

تخريج الحديث:

یہاں غالبا امام ابن عدی کو خود غلطی لگی ہے کیونکہ یہ روایت ایسے نہیں ہے، بلکہ اس کے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «الحمى من كير جهنم، وهي نصيب المؤمن من النار»

وأخرجه الطحاوي في شرح مشكل الآثار (٢٢١٧)، والبيهقي في الشعب (٩٣٨٦)، وابن ابي الدنيا في كتاب المرض والكفارات (٢١)، وابن قانع في معجم الصحابة (٣٤٥/١)، وابو نعيم في معرفة الصحابة (٤٥٢٦)، وابن عبد البر في التمهيد (٣٦٠/٦)، وابن عساكر في تاريخ دمشق (١٩٨/٢٣) كلهم من طريق مسلم بن إبراهيم، ثنا عصمة بن سالم الهنائي، عن أشعث الحداني، عن شهر بن حوشب، عن أبي ريحانة به.

درجہ حدیث:

یہ روایت اس طریق سے مستقیم ہے۔ اس لفظ کے ساتھ اس کا ایک شاہد ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مسند احمد (٢٢١٦٥، ٢٢٢٧٤) وغیرہ میں حسن اسناد سے مروی ہے۔ جبکہ اس معنی سے یہ حدیث کئی صحابہ سے مروی ہے۔

4- حدثنا علي بن أحمد الجرجاني بحلب، حدثنا يحيى بن حبيب بن عربي، حدثنا حماد بن زيد عن محمد بن شبيب عن شهر بن حوشب عن عبد الملك بن عمير عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين

(الكامل: ٦٢/٥)

تخريج الحديث:

أخرجه مسلم في صحيحه (٢٠٤٩)، والنسائي في الكبري (٦٦٣٤)، وابو عوانة في المستخرج (٨٣٦٠) من طريق يحيي بن حبيب بن عربي بهذا الإسناد.

درجہ حدیث:

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ صحیحین ودیگر کتب میں میں سفیان الثوری، شعبہ اور دیگر کبار حفاظ نے اسے عبد الملک بن عمیر کے طریق سے روایت کیا ہے۔

5– حدثنا أبو خليفة، حدثنا عثمان بن الهيثم، حدثنا عوف عن شهر بن حوشب، عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: إن من أشراط الساعة أن ترى رعاة الشاة رؤوس الناس وأن ترى الحفاة العراة الجوع يتبارون في البنيان وأن ترى المرأة تلد ربها أو ربتها.

(الكامل: **٦٢/٥**)

تخريج الحديث:

أخرجه أحمد (٩١٢٨)، والقاسم بن سلام الهروي في غريب الحديث (١٢٨)، والدارقطني (٣٦٣٩)، وأبو نعيم في حلية الأولياء (٦٤/٦)، والداني في السنن الواردة في الفتن (٣٩٣)، كلهم من طريق عوف عن شهر بن حوشب به.

درجہ حدیث:

صحیح۔ اس کی اصل صحیحین میں موجود ہے۔

6– وعن أبي هريرة (يعني بإسناد السابق) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان العلم معلقا بالثريا لتناوله أبناء فارس.

(الكامل: **٦٢/٥**)

تخريج الحديث:

أخرجه أحمد (٧٩٥٠، ٩٤٤٠، ١٠٠٥٧)، وابن ابي شيبة (٣٢٥١٦)، والحارث في المسند (١٠٤٠)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار (٢٣٠٠)، وابو نعيم في الحلية (٦٤/٦)، وابن الغطريف في جزءه (٥٧)، والشاموخي في أحاديث الشاموخي (٣)، والخطيب في الفقيه والمتفقه (٢٣٩/٢)، كلهم من طريق عوف عن شهر بن حوشب عن أبي هريرة به.

درجہ حدیث:

صحیح۔ ابو ہریرہ کے طریق سے یہ روایت متفق علیہ ہے۔ البتہ اکثر رواۃ نے علم کی جگہ دین اور ایمان کا ذکر کیا ہے (لو کان الدین) (لو کان الایمان)۔ لیکن اس سے اس روایت میں کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ان کے معانی میں کوئی تعارض نہیں ہے۔
مزید یہ کہ علم کے ذکر کے ساتھ شہر بن حوشب کی متابعت ابو صالح السمان نے بھی کر رکھی ہے، دیکھیں **كتاب العلم لزهير بن حرب (٨٢)، وتاريخ أصبهان لأبي الشيخ الأصبهاني (٢٣/١)**

7– حدثنا محمد بن يحيى المروزي، حدثنا إسحاق بن المنذر، حدثنا عبد الحميد بن بهرام الفزاري عن شهر بن حوشب، عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي حرم وحرمي

المدينة اللهم إني أحرمها بحرمك لا يولي فيها محدث، ولا يختلي خلاؤها، ولا يعضد شوكها، ولا تؤخذ لقطتها إلا لمنشد.

(الكامل: ٦٢/٥)

تخريج الحديث:

أخرجه أحمد (٢٩٢٠)، وابن الجعد في المسند (٣٤٢٧)، وابو الشيخ في تاريخ أصبهان (٤٠٢/١)، وابن عساكر في تاريخ دمشق (٢١٨/٢٣)، والضياء المقدسي في المختارة (٣٠/١١) كلهم من طريق عبد الحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب عن ابن عباس به.

درجہ حدیث:

متن کے اول حصے "لكل نبی حرم" کے علاوہ باقی متن کے بے شمار متابعات وشواہد موجود ہیں۔ جہاں تک اس پہلے حصے کا تعلق ہے تو اس کا بھی صحیح شاہد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں موجود ہے، دیکھیں: **تاريخ ابن أبي خيثمة – السفر الثالث (٢٩١)، والمعجم الأوسط للطبراني (٦٦٠٧)، وحديث أبي الفضل الزهري (٧٠٥)، ومجالس من أمالي أبي عبد الله بن مندة (٣٥٩).**

چنانچہ یہ روایت مستقیم وغیر منکر ہے۔

8- **حدثنا محمد، حدثنا عاصم بن علي، حدثنا عبد الحميد، حدثنا شهر، قال: قال ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما رجل ادعى إلى غير والده أو تولى غير مواليه الذي أعتقه فإن عليه لعنة الله والملائكة إلى يوم القيامة لا يقبل منه صرف، ولا عدل.**

(الكامل: ٦٢/٥)

تخريج الحديث:

أخرجه أحمد (٢٩٢١)، والدارمي (٢٩٠٦)، والطبراني في الدعاء (٢١٢٥)، وفي الكبير (٢٤٦/١٢ ح ١٣٠١١)، والضياء المقدسي في الأحاديث المختارة (٢٩/١١ ح ١٨) من طريق عبد الحميد بن بهرام عن شهر به.

درجہ حدیث:

مسند احمد (3037) اور سنن ابن ماجہ (2609) وغیرہ میں صحیح سند کے ساتھ سعید بن جبیر نے شہر بن حوشب کی متابعت کر رکھی ہے۔

اور اس کے دیگر شواہد علی بن ابی طالب، سعد بن ابی وقاص، ابو ہریرہ، ابو ذر غفاری، اور انس بن مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم سے صحیحین وسنن ابو داود وسنن ابن ماجہ وغیرہ میں ثابت ہیں۔

چنانچہ اس روایت میں کوئی نکارت نہیں ہے۔

9-أخبرنا عبد الله البغوي، حدثنا علي بن الجعد، حدثنا عبد الحميد بن بهرام، حدثنا شهر، قال: قال ابن عباس نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذبائح نصارى العرب

(الكامل: ٦٢/٥)

تخريج الحديث:

أخرجه علي بن الجعد في مسنده (٣٤٢٥)، والبيهقي في السنن الكبري (١٨٨٠١)، من طريق عبد الحميد بن بهرام به.

وقال البيهقي: هذا إسناد ضعيف , وقد روي عن ابن عباس رضي الله عنهما بخلافه

درجہ حدیث:

یہ روایت منکر ہے کیونکہ ابن عباس سے یہ موقوفا مروی ہے اور اس میں اس کے خلاف قول ہے جیسا کہ بیہقی نے وضاحت کی ہے۔

10- وبإسناده؛ قال: قال ابن عباس نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الذبيحة أن تفرس يعني أن تنخع قبل ان تموت

(الكامل: ٦٣/٥)

تخريج الحديث:

أخرجه علي بن الجعد في مسنده (٣٤٢٦)، والطبراني في الكبير (٢٤٨/١٢)، والبيهقي في الكبري (١٩١٣٦)، والأصبهاني في تاريخ أصبهان (٣٠٧/١)، والضياء المقدسي في الأحاديث المختارة (١٦/١١) من طريق عبد الحميد بن بهرام عن شهر به.

درجہ حدیث:

یہ روایت منکر ہے۔ اسے شہر بن حوشب روایت کرنے میں اکیلے ہیں، اور کسی نے ان کی متابعت نہیں کی ہے۔ زیلعی نے نصب الرایۃ میں ذکر کیا ہے کہ اسے محمد بن الحسن نے کتاب الصید میں سعید بن المسیب کی روایت سے مرسلا نقل کیا ہے، لیکن یہ کتاب ہمیں میسر نا ہو سکی۔ اس کے علاوہ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر بھی مروی ہے۔ واللہ اعلم۔

11- حدثنا محمد بن يحيى، حدثنا عاصم، حدثنا عبد الحميد، حدثنا شهر عن عبد الرحمن بن غنم عن شداد بن أوس، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من صلى يرائي فقد أشرك، ومن تصدق يرائي فقد أشرك، ومن صام يرائي فقد اشرك.

(الكامل: ٦٣/٥)

تخريج الحديث:

أخرجه أحمد (١٧١٤٠)، والطيالسي (١٢١٦)، والحاكم في المستدرك (٧٩٣٨)، والبزار (٣٤٨٢)، وأبو الشيخ الأصبهاني في التوبيخ والتنبيه (١٦٢)، والبيهقي في الشعب (٦٤٢٧)، والشجري في الأمالي الخميسية (٢٥٥٦)، وابن عساكر في تاريخ دمشق (١٧٨/٢٦) من طريق عبد الحميد بن بهرام عن شهر به، في قصة طويلة

درجہ حدیث:

منکر۔ مسند احمد وغیرہ میں یہ حدیث ایک لمبے قصے کے ساتھ مروی ہے، جس میں ابو درداء، عبادۃ بن صامت،شداد بن عوف اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہم کے درمیان مکالمہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس حدیث کے کئی شواہد ہیں جو اسی معنی سے مروی ہیں، لیکن اس کا خاص یہ حصہ جو یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ شداد کی حدیث کا حصہ نہیں ہے۔ دیگر لوگوں نے اسے دیگر الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ممکن ہے ان صحابہ کی باہمی گفتگو کے دوران ان وضاحتی الفاظ کو رسول اللہ ﷺ کے قول کا حصہ مان لیا گیا ہو۔ لیکن مجموعی لحاظ سے یہ ایک حسن قصہ ہے۔

12- حدثنا عبد الله بن محمد البغوي، حدثنا علي بن الجعد، حدثنا عبد الحميد، حدثنا شهر بن حوشب، حدثنا عبد الرحمن بن غنم أن شداد بن أوس حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الله عليه وسلم قال: ليحملن شرار هذه الأمة على سنن الذي خلوا من قبلي حذو القذة بالقذة.

(الكامل: ٦٣/٥)

تخريج الحديث:

أخرجه أحمد (١٧١٣٥)، والطيالسي (١٢١٧)، وابن الجعد (٣٤٢٤)، والمروزي في السنة (٤٩)، والآجري في الشريعة (٣٤)، والطبراني في الكبير (٢٨١/٧ ح ٧١٤٠)، وابن بطة في الإبانة الكبري (٧٠٩)، وابن قانع في المعجم الصحابة (٣٣٣/١) من طريق عبد الحميد بن بهرام به.

درجہ حدیث:

" **شرار هذه الأمة** " کے ذکر کے بغیر یہ روایت حسن صحیح ہے۔ ابو سعید الخدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کی حدیث سے اس کے شواہد صحیحین ومسند احمد، اور سنن ابن ماجہ وغیرہ میں موجود ہیں۔ " **شرار هذه الأمة** " بھی معنی کے اعتبار سے درست ہے۔ چنانچہ اس روایت میں کوئی نکارت نہیں ہے۔

اس تفصیل کے بعد معلوم ہوا کہ ابن عدی کی پیش کردہ بارہ حدیثوں میں سے صرف چار میں کچھ نکارت پائی جاتی ہے۔ اور باقی روایات عین ثقات کے موافق ہیں۔

خلاصہ التحقیق:

شہر بن حوشب کے بارے میں خلاصہ یہ ہے کہ وہ صدوق حسن الحدیث ہیں اگرچہ وہ کئی مقامات میں غلطیاں، وہم اور اضطراب بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کی ہر حدیث کو بغور دیکھ اور پرکھ کر ہی کوئی حکم لگانا چاہیے۔ کسی حدیث میں وہ منفرد ہوں اور اس کا کوئی متابع ہو نا کوئی شاہد اور نا کوئی اس معنی کی ہی کوئی حدیث ملتی ہو، تو اس حدیث کو ضعیف گردانا جائے گا جیسا کہ اکثر کم ضبط والے راویوں کے ساتھ معاملہ ہوتا ہے۔

شہر بن حوشب پر اکثر جروح بغیر حجت ودلیل کے کی گئی ہیں۔ اگرچہ تعداد کے لحاظ سے جمہور نے ان کو ضعیف کہا ہے، لیکن کبار نقاد وائمہ جرح وتعدیل نے ان کی تعریف وتوثیق کی ہے، چنانچہ ائمہ نقاد کا جمہور ان کی توثیق کی طرف ہے، جن میں: امام احمد بن حنبل، یحیی بن معین، علی بن المدینی، عبد الرحمن بن مہدی، یعقوب بن شیبہ، ابو زرعہ، خطیب بغدادی، ذہبی،اور بخاری وغیرہ شامل ہیں۔

جبکہ جرح کرنے والوں میں سے اکثر نے شعبہ کی جرح کو اپنا مستند بنایا اور اسی پر اعتماد کرتے ہوئے جرح کی ہے، اور اوپر ہم دیکھ آئے ہیں کہ ان کی جرح کا تعلق شہر کی حدیث سے نہیں تھا۔

اسی لئے ابن القطان نے فرمایا کہ میں نے کسی سے شہر کی تضعیف پر کوئی دلیل نہیں دیکھی۔ شہر پر اکثر جرحوں کا تعلق درج ذیل امور سے ہے:

1- شعبہ نے انہیں ترک کیا ہے۔

2- ان کی عدالت پر الزام ہے۔

3- ان کی بعض احادیث میں اضطراب ونکارت ہے۔

جہاں تک شعبہ کی جرح کا تعلق ہے تو اس کا جواب ہم اوپر دے آئے ہیں۔

ان کی عدالت پر جو الزام ہے وہ بھی ہم اوپر دیکھ آئے ہیں دیکھیں عنوان: "شہر بن حوشب پر چوری کا الزام"۔

اور جہاں تک ان کے اضطرابات اور منکرات کا تعلق ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ان کی منکرات کو کوئی بھی صحیح یا حسن نہیں کہتا۔ لیکن ان منکرات کی بنیاد پر انہیں مطلقا ضعیف قرار دینے سے ہمیں اختلاف ہے۔ ان کی عام روایات مستقیم ومحفوظ ہیں لہذا وہ حسن الحدیث ہیں الا یہ کہ کسی حدیث میں نکارت واضطراب وغیرہ ثابت ہو جائے۔

واللہ اعلم۔

۱۵ فروری، ۲۰۱۹